فتاویٰ امن پوری (قسط ۵۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: جو شخص کسی میت کی طرف سے صدقہ کرتا ہے، کیا اسے بھی اس کا ثواب ملتا ہے؟

جواب: جس نے میت کی طرف سے صدقہ کیا ہے، چونکہ اس نے کارِ خیر کیا، اس پر وہ بھی ماجور ہوگا، محروم نہ ہوگا۔

سوال: میت کے ساتھ قرآن کریم دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: بدعت ہے۔

سوال: سوا لاکھ بار کلمہ پڑھ کر میت کو ایصال ثواب کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایصال ثواب کا یہ طریقہ بدعت ہے۔

سوال: اہل قبور سے دعا کی درخواست کرنا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز و حرام ہے۔ اہل قبور دنیا والوں سے بے خبر ہیں۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''(قبر پرستی کے) جو اکثر فائدے ذکر کیے جاتے ہیں وہ جھوٹ پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ مشرک لوگ قبروں وغیرہ کے پاس جا کر کثرت سے دُعا کرتے ہیں۔ بس کبھی کبھار وہ دعا (اللہ کی طرف سے) قبول ہو جاتی ہے۔ اور کوئی مشرک بہت سی دُعائیں کرتا ہے لیکن اُن میں سے کوئی ایک دُعا قبول ہوتی ہے۔ پھر بہت سے مشرک لوگ دُعا کرتے ہیں تو ان میں سے کبھی کسی ایک کی اور کبھی کسی ایک کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ان لوگوں کو کہاں لاحق ہوتی ہے جو سحری

کے وقت اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سجدوں میں، اپنی نمازوں کے آخر میں اور مساجد میں پکارتے ہیں ۔ یہ موحد لوگ جب ان قبر پرستوں کی طرح گڑگڑا کر دُعا کریں تو ممکن نہیں کہ ان کی کوئی دُعا ردّ ہو جائے ۔حقیقت یہ ہے کہ جب موحد لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں تو ان کی دُعا بہت کم ردّ ہوتی ہے، جبکہ قبر پرستوں کی دُعا قبول ہی بہت کم ہوتی ہے ۔موحدین کی دُعا کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کوئی بھی مسلمان بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا رشتہ داروں سے قطع تعلقی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین باتوں میں سے ایک عطا فرما دیتا ہے ۔ یا تو اس کی دُعا فوراً قبول کر لیتا ہے یا اس دُعا کی مثل کوئی اور بھلائی اسے عطا فرما دیتا ہے یا اس سے کوئی ایسا ہی نقصان دُور کر دیتا ہے ۔صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ بات ہے تو پھر ہم بہت زیادہ دُعائیں کریں گے ۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے ۔'' (مصنّف عبد الرّزاق : ٢٢/٦، الرّقم : ٢٩١٧٠، مسند أبي يعلٰی : ٢٩٧/٢، ح : ١٠١٩، مسند الإمام أحمد : ١٨/٣، الأدب المفرد للبخاري : ٧١٠، وصحّح إسناده الحاكم (١٨١٦)، وسندهٗ حسنٌ) **موحد** لوگ اپنی دُعاؤں میں ہمیشہ بہتری میں رہتے ہیں ۔اس کے برعکس قبر پرست لوگوں کی جب کبھی کبھار کوئی دُعا قبول ہو جاتی ہے تو ان کی توحید کمزور ہو جاتی ہے، اپنے ربّ سے ناطہ و تعلق کم ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل میں ایمان کی وہ حلاوت اور ذائقہ محسوس نہیں کرتے جو پہلے مسلمان محسوس کرتے تھے ۔''

(اقتضاء الصّراط المستقيم : 689/2)

(سوال): اگر میت عذاب میں مبتلا ہو،تو ورثاء کو کیا عمل کرنا چاہیے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہو؟

(جواب): صحیح العقیدہ میت کو ثواب پہنچانے کا جائز طریقہ یہ ہے کہ اس کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے اور اس کی طرف سے صدقہ جاریہ کیا جائے۔ یہ اعمال میت کے لیے مفید ثابت ہوں گے۔ اس کے علاوہ قرآن خوانی، فاتحہ خوانی وغیرہ کا اجر میت کو نہیں پہنچتا، یہ ایصال ثواب کے ناجائز طریقے ہیں۔

(سوال): جب کوئی قبروں کی زیارت کو آئے اور دعا کرے، تو کیا اہل قبور کو اس کی خبر ہوتی ہے؟

(جواب): اہل قبور دنیاوی اُمور سے لاتعلق ہوتے ہیں، انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قبروں پر کون آیا ہے اور کیا کرنے آیا ہے؟

(سوال): قبر پر قرآن خوانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): قبر پر قرآن پڑھنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ صحابہ، تابعین اور ائمہ مسلمین کی زندگیوں میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ زندوں کی دعا فوت شدگان کو فائدہ دیتی ہے۔ قرآن خوانی کے ثبوت پر شرعی دلیل نہیں، لہٰذا یہ دین میں اختراع ہے۔

(سوال): کیا کفن پر کلمہ لکھنا بے ادبی ہے؟

(جواب): ممانعت کی اصل وجہ یہ ہے کہ کفن پر کلمہ لکھنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں، نیز صحابہ وتابعین اور خیر القرون کے مسلمانوں کا اس پر عمل بھی نہیں، اس لیے یہ بدعت ہے۔

(سوال): قبرستان میں پہنچ کر کیا کرنا چاہیے؟

(جواب): قبرستان جا کر اہل قبور کے حق میں دعائیں کرنی چاہیے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس رات ان کے پاس ہوتی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر شب میں بقیع غرقد جاتے اور فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْمِنِينَ، وَاَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا، مُوَجَّلُونَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، بِكُمْ لَاحِقُونَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ .

''یہاں کے اہل ایمان باشندو! آپ پر سلامتی ہو، آپ اپنے اعمال کا (پورا پورا) بدلہ عنقریب پا لو گے اور ہم بھی ان شاء اللہ آپ سے آن ملیں گے، اللہ! بقیع غرقد والوں کو معاف فرما۔''

(صحيح مسلم : 974)

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زیارت قبور کے لئے یہ دعا سکھلائی:

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُومِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ .

''یہاں کے اہل ایمان و مسلمان باشندو! آپ پر سلامتی ہو، اللہ ان پر رحم فرمائے، جو ہم سے پہلے یہاں آ چکے اور ان پر بھی جو ہم سے بعد آئیں گے، ہم بھی عنقریب آپ کے پاس آ رہے ہیں۔''

(صحیح مسلم : 974)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان گئے اور یہ دُعا پڑھی:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ.

''اہل ایمان! آپ پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاءاللہ عنقریب آپ سے آن ملیں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری یہ خواہش تھی کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھیں، حاضرین نے عرض کیا : اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے (اسلامی) بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: آپ میرے صحابہ ہیں، جبکہ میرے بھائی وہ ہیں، جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے، عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی امت کے جو افراد ابھی پیدا نہیں ہوئے، قیامت کے دن آپ انہیں کیسے پہنچانیں گے؟ فرمایا: کیا خیال ہے، کسی کے گھوڑے کے جسم پر سفید نشان ہوں اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں میں مل جائے، تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان لے گا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! تو فرمایا: وہ لوگ (روز قیامت) ایسے آئیں گے کہ وضو کی برکت سے (ان کے وضو کے اعضا) روشن اور چمکدار ہوں گے، میں حوض کوثر پر ان کا میزبان ہوں گا، تاہم یہ بھی ذہن میں رکھنا کہ (روز قیامت) بعض لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح دور کیا جائے گا، جیسے بھٹکے ہوئے اونٹ کو دھتکار دیا جاتا ہے، میں انہیں پکاروں گا، ادھر آیئے، تو جواب دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آپ کے بعد دین میں ردّ و بدل کر دیا تھا، تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ، دور ہو جاؤ۔''

(صحيح مسلم : 249)

❀ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سکھاتے کہ قبرستان جائیں، تو یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ، اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ .

''مومنو اور مسلمانو! آپ پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ عنقریب آپ سے آن ملیں گے، میں اللہ سے آپ کی اور اپنی عافیت کا سوالی ہوں۔''

(صحيح مسلم : 975)

❀ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان آ کر یہ دعا پڑھتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ .

''مومنو اور مسلمانو! آپ پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ عنقریب آپ سے آن ملیں گے، آپ ہم سے پہلے جا چکے، ہم آپ کے بعد پہنچیں گے، میں اپنے لئے اور آپ کے لئے عافیت طلب کرتا ہوں۔''

(سنن النّسائي : 2040؛ سنن ابن ماجه : 1547، وسندهٗ صحيحٌ)

مندرجہ بالا الفاظ میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال: کیا قبرستان جا کر درود پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: درود کسی بھی وقت پڑھا جا سکتا ہے، مگر کسی وقت یا موقع کے ساتھ خاص نہ

کیا جائے۔

(سوال): قبروں پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

(جواب): قبروں پر تعظیمی سجدہ حرام اور ناجائز ہے اور عبادت کے لیے سجدہ کرنا شرک اور کفر ہے۔

(سوال): جس قبرستان میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں طرح کے لوگ مدفون ہوں، وہاں اہل قبور کے لیے دعا کیسے کی جائے؟

(جواب): جس قبرستان میں مسلم اور غیر مسلم ہر دو طرح کے لوگ مدفون ہوں، وہاں بھی دعائے مغفرت کی جا سکتی ہے، مگر نیت میں مسلمان مراد ہوں، کیونکہ غیر مسلموں کے لیے دعائے مغفرت ممنوع ہے۔

(سوال): اہل ہنود کے مرنے والے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟

(جواب): مشرکین کے نابالغ بچے فوت ہو جائیں، تو وہ کہاں ہوں گے، جنت میں یا جہنم میں؟ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے دس اقوال ذکر کیے ہیں۔

(فتح الباري: 3/246-247)

راجح، محقق اور کتاب وسنت سے مؤید قول کے مطابق وہ جنت میں ہوں گے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾

''ہم (کسی قوم کو) تب تک عذاب نہیں دیتے، جب تک (ان میں) رسول مبعوث نہ کر دیں۔''

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا، مکلّف نہیں بنتا اور نہ اس کے لیے قول رسول ﷺ پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے۔ اس پر اہل علم کا اتفاق ہے۔''

(شرح مسلم : 208/16)

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾(التّكوير : ٩) ''کس گناہ کی پاداش میں اسے قتل کیا گیا؟''، تفسیر میں فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ بَيِّنٌ عَلٰى أَنَّ أَطْفَالَ الْمُشْرِكِينَ لَا يُعَذَّبُونَ، وَعَلٰى أَنَّ التَّعْذِيبَ لَا يُسْتَحَقُّ إِلَّا بِذَنْبٍ .

''اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ مشرکین کے نابالغ بچوں کو عذاب نہیں ہوگا، نیز دلیل ہے کہ عذاب گناہ کی وجہ سے ہی دیا جاتا ہے۔''

(تفسير القُرطبي : 234/19)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ، أَوْ يُنَصِّرَانِهٖ، أَوْ يُمَجِّسَانِهٖ .

''پیدائش کے وقت ہر بچہ فطرت اسلام پر ہوتا ہے، پھر والدین اسے یہودی بنا دیں یا عیسائی یا مجوسی۔''

(صحيح البخاري : 1385، صحيح مسلم : 2658)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ .

''ان کے پہلوں اور بعد والوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر روز محشر

انہیں اپنے اپنے عقیدے پر اُٹھایا جائے گا۔''

(صحيح البخاري : 2118، صحيح مسلم : 2118)

مشرکین کے نابالغ بچے فطرت اسلام پر ہوتے ہیں۔ جب وہ اسی حالت میں فوت ہو جائیں، تو انہیں فطرت اسلام پر اُٹھایا جائے گا۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس بچے کے لیے خوشخبری ہے! یہ تو جنت کی چڑیا ہے، اس نے نہ کوئی گناہ کیا اور نہ گناہ کی عمر کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ تو اس کے برعکس ہے۔ عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا کیا۔ ان کے مقدر میں جنت لکھ دی، جبکہ وہ ابھی اپنے آبا کی پشتوں میں تھے۔ اسی طرح جہنم کے لیے کچھ لوگ پیدا کیے، ان کے مقدر میں بھی جہنم لکھ دی، جبکہ کے وہ ابھی اپنے آبا کی پیٹھوں میں تھے۔''

(صحيح مسلم : 2662)

❁ اس حدیث کی شرح میں حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کے معتبر علما کا اجماع ہے کہ مسلمان کا نابالغ بچہ فوت ہو جائے، تو وہ جنت میں ہوگا۔...... اہل علم نے (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کا) جواب یہ دیا ہے کہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جلد بازی کرتے ہوئے قطعیت کے ساتھ حکم لگانے سے منع کیا ہو، حالانکہ سیدہ کے پاس کوئی قطعی دلیل نہ تھی۔...... یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت کہی ہو،

جب ابھی آپ ﷺ کو (وحی کے ذریعہ) یہ علم نہ ہوا ہو کہ مسلمانوں کے بچے جنت میں ہوں گے۔ جب آپ ﷺ کو (بذریعہ وحی) اس بات کا علم ہوا، تو بیان فرما دیا۔‘‘

(شرح مسلم : 207/16)

❀ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
’’(میں نے خواب دیکھا) باغیچے میں موجود دراز قد شخصیت سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے۔ ان کے اردگرد چھوٹے بچے تھے، جو بچپن میں ہی فطرت پر فوت ہو گئے۔ کسی مسلمان نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ مشرکین کے بچے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی، مشرکین کے بچے تھے۔‘‘

(صحيح البخاري : 7047)

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:
هٰذَا الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَرُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ .
’’اس صحیح حدیث میں صراحت ہے کہ مشرکین کے بچے جنت میں ہیں۔ یاد رہے کہ انبیا کے خواب وحی ہوتے ہیں۔‘‘

(طريق الهِجرتَين، ص 391)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:
اَلصَّحِيحُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُحَقِّقُونَ أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ .
’’راجح موقف یہ ہے، جو محققین نے اختیار کیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے بچے جنت میں ہیں۔‘‘

(شرح مسلم : 208/16)

❁ نیز لکھتے ہیں:

''راجح یہی ہے کہ مشرک کا بچہ جنت میں ہے۔ حدیث مبارک: ''اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کریں گے۔'' کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں صراحت نہیں کہ مشرکین کے بچے جہنم میں ہوں گے۔ اصل مفہوم یہ ہے کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ اگر وہ بالغ ہوتے، تو کیا عمل کرتے؟ جبکہ وہ بالغ ہی نہیں ہوئے، کیونکہ انسان بلوغت کے بعد ہی مکلّف ہوتا ہے۔ باقی رہا وہ بچہ جسے خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا، تو اس کی تفسیر و تاویل ضروری ہے، کیونکہ اس بچے کے والدین مومن تھے، اس لحاظ سے وہ بچہ بھی مسلم ہوا۔ تو اس کی تاویل یوں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اگر یہ بچہ بالغ ہوتا، تو کافر ہو جاتا، یہ مطلب نہیں کہ بچپن میں ہی کافر تھا، اس عمر میں تو اس پر کفار والے احکام لاگو نہیں ہوتے۔''

(شرح مسلم : 208/16)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) نے بھی اسی مذہب کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے۔

(فتح الباري : 247/3)

❁ علامہ ابوالحسن عبیداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۴۱۴ھ) فرماتے ہیں:

''مشرکین کے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔ یہی قول محقق، صحیح اور کتاب وسنت کے دلائل سے مؤید ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور اس جیسی دیگر احادیث کا معنی یہ ہوگا کہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرمائی تھی، جب ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بذریعہ وحی) ان کے جنتی ہونے کی خبر نہیں دی گئی تھی۔''

(مِرعاة المَفاتیح :199/1)

مشرکین اور کفار کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے۔یہی راجح مؤقف ہے۔

(سوال): جہاں اہل ہنود کے نابالغ بچے مدفون ہوں، تو کیا ان کے لیے دعائے مغفرت کی جاسکتی ہے؟

(جواب): راجح قول کے مطابق اہل ہنود کے نابالغ بچے جنتی ہیں۔یہ آخرت کا معاملہ ہے۔مگر دنیاوی اُمور میں مشرکوں کے نابالغ بچوں کے ساتھ ان کے والدین والا معاملہ کیا جائے گا۔یعنی ان کے غسل، کفن، دفن، جنازہ اور تدفین وغیرہ میں جو معاملہ بالغ مشرکوں کے ساتھ کیا جائے گا، وہی معاملہ ان کے بچوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مومنوں کے نابالغ بچوں کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان کے آباء کا حکم ہے۔میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بغیر عمل کیسے؟ فرمایا: اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرتے۔عرض کیا: اللہ کے رسول! مشرکین کے بچوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جوان کے آبا کا حکم ہے۔عرض کیا: بغیر عمل کیسے؟ فرمایا: اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ (بالغ ہوکر) کیا عمل کرتے۔''

(سنن أبي داود: 4712، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مومنوں اور مشرکوں کے بچوں کے متعلق سوال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیاوی اعتبار سے ان کا وہی حکم ہے، جوان کے آباء کا ہے۔

مطلب کہ مسلمانوں کے بچوں پر مسلمانوں والے دنیاوی احکام لاگو ہوں گے، مثلاً غسل، کفن، دفن، نماز جنازہ، وراثت وغیرہ کے احکام ومسائل۔

اسی طرح مشرکین کے بچوں کے احکام مشرکوں والے ہوں گے۔ان پر نماز جنازہ

نہیں پڑھا جائے گا، کفن دفن کا بھی وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا، جو ایک بالغ مشرک کے لیے اختیار کیا جاتا ہے، اسی طرح کوئی مسلمان اس کافر بچے کی وراثت کا حق دار نہیں ہوگا۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ (۳۱۹ھ) فرماتے ہیں:

''اہل علم کا اجماع ہے کہ (دنیوی اعتبار سے) بچے کا وہی حکم ہوگا، جو اس کے والدین کا ہے، والدین مسلمان ہیں، تو بچے پر بھی اہل اسلام والے احکام لاگو ہوں گے، اگر والدین مشرک ہیں، تو (دنیوی اعتبار سے) بچے کا حکم بھی وہی ہوگا، جو اہل شرک کا ہے۔ بچہ ان کا اور وہ بچے کے وارث بنیں گے، اگر بچہ قتل ہوجائے، تو اس کی دیت کا وہی حکم ہے، جو اس کے والدین کی دیت کا حکم ہے۔''

(الإجماع، ص 74، الرقم: 322)

احکام آخرت میں مشرکین کی اولاد مسلمانوں کی اولاد کے حکم میں ہوں گے۔

باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ اللہ جانتا ہے کہ وہ (بالغ ہوکر) کیا عمل کرتے؟ سے مراد ہے کہ اگر وہ بالغ ہوتے، تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ وہ کیا عمل کرتے؟ اس میں یہ صراحت نہیں کہ مشرکوں کے بچے ان کی طرح جہنم میں ہوں گے۔ واللہ اعلم!

سوال: کیا رات کے وقت زیارت قبور جائز ہے؟

جواب: قبروں کی زیارت کی اجازت مطلق ہے، اس میں وقت کی قید نہیں۔ مگر بعض لوگ مختلف طرح کی خرافات کے لیے رات کے وقت قبرستان جاتے ہیں، ایسا کرنا درست نہیں۔

سوال: کیا صاحب زکوٰۃ کو ثواب کی نیت سے کھلانا پلانا جائز ہے؟

جواب: ثواب کی نیت سے کسی کو بھی کھلایا پلایا جا سکتا ہے۔ اس میں امیر، غریب، اپنے اور پرائے سب برابر ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مدارس کے طلبا کو کھلایا جائے۔

(سوال): مزار کے پہلو میں مسجد بنانا کیسا ہے؟

(جواب): شریعت میں قبروں پر مزار بنانے کی اجازت نہیں۔ البتہ اس کے قریب مسجد بنائی جاسکتی ہے۔

(سوال): کیا بزرگان دین کی قبریں پختہ بنانا جائز ہے؟

(جواب): کسی کی بھی قبر پختہ کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم: 970)

اس حکم میں نبی، ولی، عالم، عامی سب برابر ہیں۔ یہ قبروں کی غیر شرعی تعظیم ہے۔

(سوال): کیا میت کی طرف سے قرآن کریم یا تفسیری کتب کا صدقہ کیا جاسکتا ہے؟

(جواب): میت کی طرف سے قرآن کریم اور تفسیری کتب کا صدقہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے، اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، یہ ایصال ثواب کی جائز صورت ہے۔

(سوال): نماز جنازہ کے بعد اگر کوئی شخص دفن سے پہلے قبرستان سے واپس آنا چاہے، تو اسے ورثاء میت سے اجازت لینا پڑھے گی؟

(جواب): نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی دفن تک قبرستان میں نہیں رکنا چاہتا، تو وہ واپس آسکتا ہے، اس کے لیے ورثاء میت سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ البتہ اگر دفنانے تک رک جائے، تو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی میت کا جنازہ پڑھا، اسے ایک قیراط (ثواب) ملے گا اور جو دفن کرنے تک اس کے ساتھ (چلتا) رہا، اسے (ثواب کے) دو قیراط ملیں گے، ایک قیراط یا چھوٹا قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے۔''

(صحیح مسلم : 945)

(سوال): وفات کے تیسرے دن لوگوں کو جمع کر کے قرآن پڑھوانا کیسا ہے؟

(جواب): اسے تیجہ کہا جاتا ہے، ایصال ثواب کا یہ طریقہ بدعت ہے۔

(سوال): جنازہ گزر رہا ہے، تو اس کی تعظیم میں کھڑے ہونا کیسا ہے؟

(جواب): جنازہ گزر رہا ہے، تو اس کے لیے کھڑے ہونا مستحب ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کافر کے جنازے کے لیے کھڑے ہوں؟ تو فرمایا:

نَعَمْ، قُومُوا لَهَا، فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُومُونَ لَهَا، إِنَّمَا تَقُومُونَ إِعْظَامًا لِّلَّذِي يَقْبِضُ النُّفُوسَ .

''ہاں! آپ اسے دیکھ کر کھڑے ہوا کریں، کیوں کہ آپ اس میت کی تعظیم میں کھڑے نہیں ہوتے، بلکہ اس ذات کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، جو روحوں کو قبض کرتی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ١٦٨/٢؛ مسند عبد بن حميد : ١٣٤٠؛ المُعجم الكبير للطَّبَراني : ١٧/١٣، ح : ٤٧، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (۳۰۳۵) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۳۵۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ معجم کبیر طبرانی کے الفاظ ہیں:

إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

''آپ ان فرشتوں کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہیں، جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ وَقَالَ : قُومُوا؛ فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا .

''ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔فرمایا: کھڑے ہو جائیں، کیوں کہ موت کی ایک گھبراہٹ ہوتی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 287/2، سنن ابن ماجه : 1543، وسندهٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لِأَنَّ الْقِيَامَ لِلْفَزَعِ مِنَ الْمَوْتِ فِيهِ تَعْظِيمٌ لِّأَمْرِ اللّٰهِ، وَتَعْظِيمٌ لِّلْقَائِمِينَ بِأَمْرِهِ فِي ذٰلِكَ، وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ .

''موت کی سختی کی وجہ سے کھڑا ہونا دراصل اللہ تعالیٰ کے امر اور اللہ کے مامور کردہ فرشتوں کی تعظیم ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 180/3)

یاد رہے کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا جائز اور مستحب ہے۔اس کا وجوب منسوخ ہو چکا ہے،استحباب باقی ہے۔

سوال: قبر پر خوبصورتی کے لیے پھول ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: ثابت نہیں، یہ نصاریٰ کی عادت ہے۔

سوال: اگر میت کے قرض کی ادائیگی کچھ دن بعد ہو،تو کیا میت کو عذاب ہوگا؟

جواب: عذاب کا معاملہ اللہ ہی جانتا ہے،مگر ورثا کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے، میت کی طرف سے قرض کی ادائیگی کر دیں۔یاد رہے کہ اگر نماز جنازہ پر کسی نے میت کا

قرض اپنے ذمہ لے لیا، تو میت سے اس کا بوجھ ختم ہو جاتا ہے، خواہ بعد میں وہ قرض ادا کرے یا نہ کرے، میت پر اس کا وبال نہ ہوگا۔

(سوال): کسی ولی کی قبر کا قصد کر کے جانا کیسا ہے؟

(جواب): اگر کوئی اس مقصد کے لیے جاتا ہے کہ ولی کی قبر سے برکت حاصل ہوگی، یا اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے گی، تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ قبر یا صاحب قبر سے تبرک کا حصول ممکن نہیں۔ کتاب وسنت اور سلف صالحین کی زندگیوں میں اس کا ثبوت نہیں۔

❁ علامہ ابن عبد الہادی رحمہ اللہ (۷۴۴ھ) ایک حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اس میں دلیل ہے کہ جس جگہ مشرکین کا میلہ لگتا ہو، اس جگہ کی تعظیم میں جانور ذبح کرنا اسی طرح ناجائز ہے، جس طرح بت کی تعظیم میں اس کے نزدیک ذبح کرنا۔ یہ سب شرک کی طرف جانے والے راستے بند کرنے اور توحید کی حفاظت وصیانت کے لیے ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر وغیرہ پر میلہ لگنے والی جگہ پر جانور ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر کو عید گاہ اور میلہ بنانے سے منع کرنا بالاولیٰ ثابت ہوگا، کیونکہ قبر کو میلہ گاہ بنانے کے نقصانات میلہ گاہ پر جانور ذبح کرنے سے بہت زیادہ ہیں۔ یہ سب احادیث دلیل ہیں کہ قبروں کو ایسی چیزوں کے ساتھ خاص کرنا، جن سے ان پر آنا جانا زیادہ ہو، ان پر سجدہ کیا جائے، انہیں میلہ گاہ بنایا جائے، ان پر چراغاں کیا جائے، ان کے نزدیک جانوروں کو ذبح کیا جائے، حرام ہے۔ ان احادیث کے مقاصد اور ان کا مشترکہ مفہوم اس سے مخفی نہیں، جس نے خالص توحید کی خوشبو بھی سونگھی ہو۔ یہاں اس شخص کی تاویل کا بطلان بھی واضح ہو جاتا ہے، جو کہتا

ہے کہ فرمانِ نبوی: ''میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا۔'' کا مطلب یہ ہے کہ کم آنے جانے اور قصد کرنے کے سبب میری قبر کو عید نہ بناؤ، جو سال میں دو مرتبہ ہوتی ہے، بلکہ ہر وقت میری قبر کا قصد کرو، اس کی طرف آنے میں جلدی کرو اور دُور اور قریب سے اس کی طرف مسلسل آؤ، اس کام کو اپنی فطرت اور عادت بناؤ ...... حالانکہ یہ مفہوم نبی اکرم ﷺ کے ان ارشادات کے خلاف ہے جو آپ نے اپنی قبر اور دوسری قبروں کے بارے فرمائے۔ یہ مفہوم ان چیزوں کی طرف ترغیب دیتا ہے جن سے آپ ﷺ نے اُمت کو منع فرمایا ہے اور خطرہ محسوس کیا ہے۔ یہ مفہوم آپ ﷺ کی مراد کے خلاف ہے، یہ بھی ہے کہ تاویل کرنے والے نے جو معنی بیان کیا ہے وہ اذہان میں تشریح کی بجائے اُلجھن پیدا کرتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو کہ معروف احادیث اس مفہوم کے سخت خلاف ہیں، بلکہ یہ حدیثِ نبوی خود اس تاویل کو ردّ کرتی ہے، اس میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ آپ جہاں بھی ہو، مجھ پہ درود پڑھ دینا، پھر اگر (معاذ اللہ!) آپ ﷺ کی مراد یہی ہوتی، تو آپ ﷺ اسے قبروں کی طرف قصد کی ترغیب اور زیادہ آنے جانے کے واضح الفاظ میں بیان فرما دیتے، جیسا کہ آپ ﷺ نے مسجدوں کی طرف زیادہ آنے کی ترغیب دی ہے۔''

(الصّارم المُنكي في الرد على السّبكي ص 310)

سوال: روایت: ''جب مؤمن فوت ہوتا ہے، تو اس کی روح ایک مہینہ تک اس کے گھر کے اردگرد گھومتی رہتی ہے......۔'' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

جواب: باوجود بسیار کوشش کے اس کی سند نہیں مل سکی۔

(سوال): کیا جمعہ والے دن فوت ہونے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے؟

(جواب): اس بارے میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوا، وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 220/2)

مگر اس کی سند ضعیف ہے۔ معاویہ بن سعید تجیبی مجہول الحال ہے۔ اس روایت کی دیگر سندیں بھی ضعیف ہیں۔

(سوال): کیا اللہ کے مقبول بندے اور اولیا بعد از وفات سنتے ہیں؟

(جواب): قانون یہ ہے کہ فوت شدگان نہیں سنتے۔ اس میں انبیائے کرام، صحابہ کرام، اولیائے عظام اور عوام سب شامل ہیں۔ یہ دعویٰ کرنا کہ اللہ کے مقبول بندے بعد از وفات سنتے اور جواب دیتے ہیں بے دلیل اور غلو پر مبنی نظریہ ہے۔ قرآن کریم کی کئی آیات، احادیث اور صحابہ کرام کی عملی زندگی اس عقیدہ کا رد کرتی ہیں۔

(سوال): بعض نے بیان کیا ہے کہ ''ایک بار ملک الموت نے غلطی سے ایک شخص کی روح قبض کر لی، جبکہ اسی نام کے دوسرے شخص کی روح قبض کرنا تھی......۔'' کیا اس واقعہ کی کوئی حقیقت ہے؟

(جواب): یہ بے حقیقت اور بے دلیل بات ہے۔ یہ فرشتوں کے متعلق بداعتقادی ہے، جبکہ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (التّحريم : ٦)

''فرشتوں کو اللہ تعالیٰ جو حکم دیتا ہے، وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی

کرتے ہیں، جواللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔''

سوال: غیر انسانوں کی ارواح مرنے کے بعد کہاں رہتی ہیں؟

جواب: قیامت کے قیام تک غیر انسانوں کی ارواح کہاں ہوتی ہیں؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

سوال: کیا مرنے کے بعد جسم اور روح کا تعلق رہتا ہے؟

جواب: مرنے کے بعد روح جسم سے نکل جاتی ہے، مگر برزخی زندگی میں روح اور جسم کا ایک تعلق رہتا ہے، جس بنا پر دونوں پر جزا وسزا کا اثر ہوتا ہے۔

سوال: اگر کسی کو قبر پر کھڑے صاحب قبر سے التجا کرتا دیکھیں، تو کیا اسے منع کرنا چاہیے؟

جواب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تقاضا ہے کہ جو قبر پر کھڑا ہو کر صاحب قبر سے استعانت اور استمداد کر رہا ہے، اسے ممکن حد تک منع کیا جائے۔ یہ منکرات میں سے ہے۔

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر آپ میں سے کوئی شخص منکر (ناجائز) کام ہوتا دیکھے، تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو، تو زبان سے روکے، اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو، تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کی کمزور ترین حالت ہے۔''

(صحیح مسلم: 49)